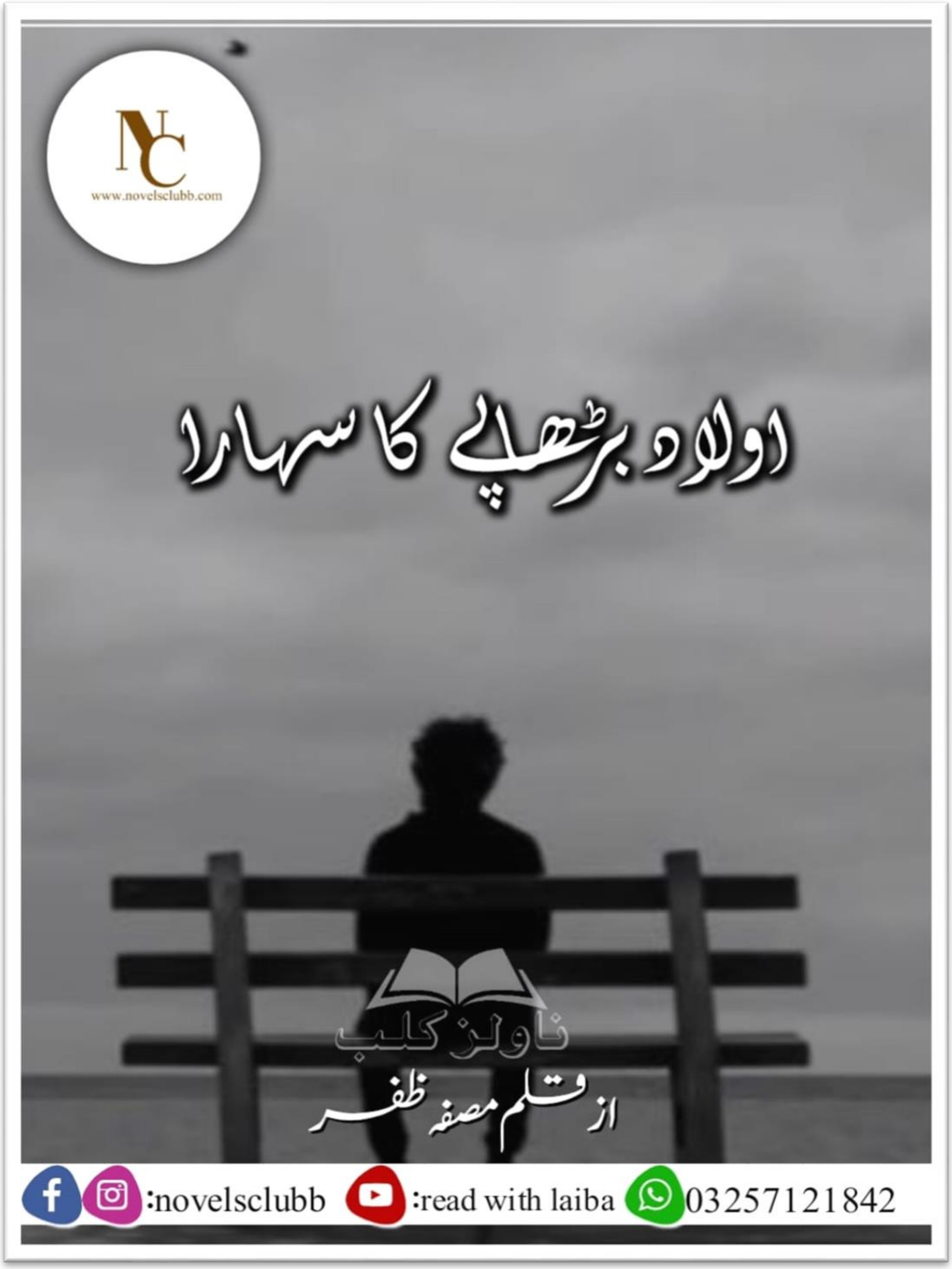
www.novelsclubb.com
اولاد بڑھاپے کا سہارا
ناولز کلب
از قلم مصفہ ظفر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

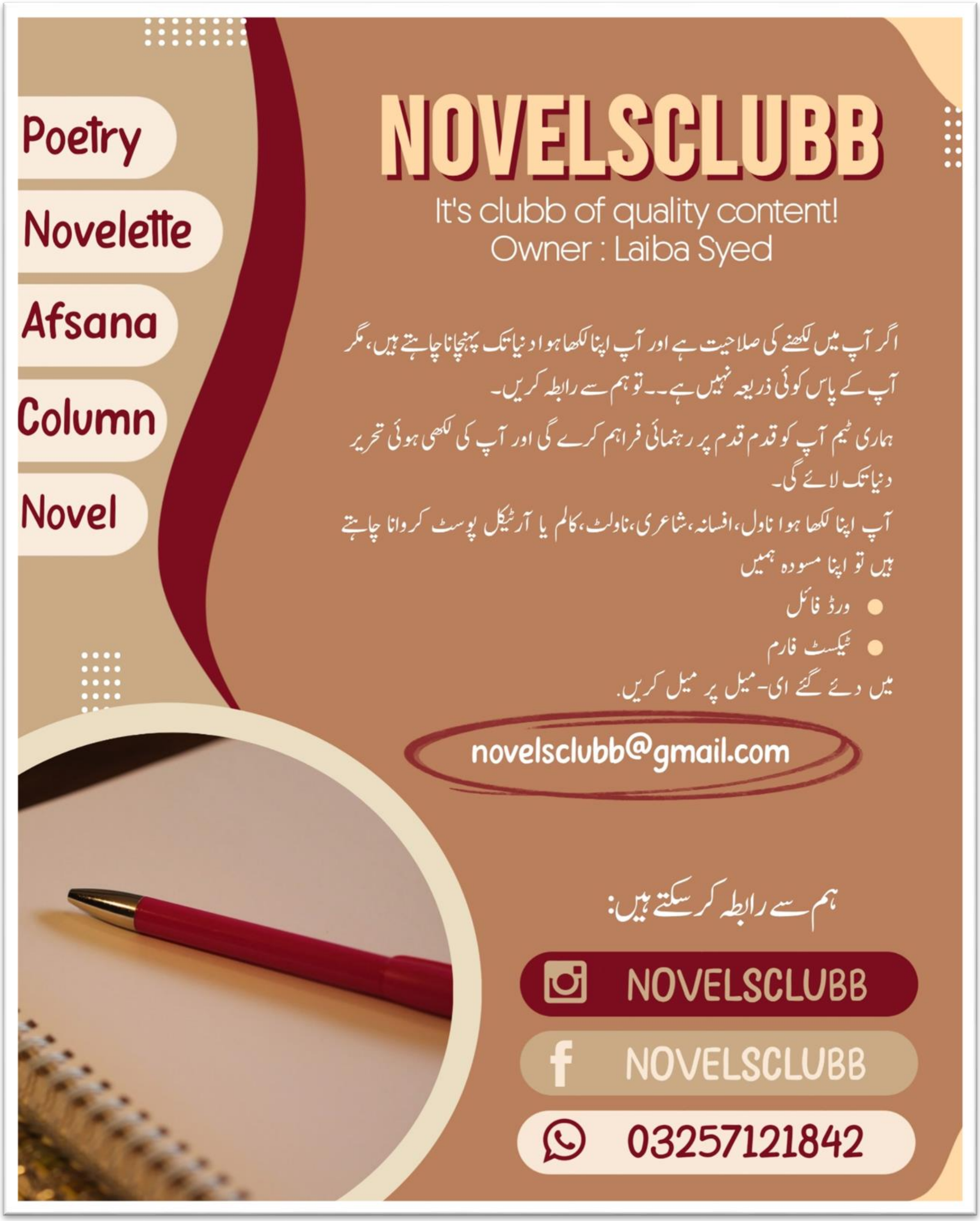

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اولاد بڑھاپے کا سہارہ

از قلم

مصفہ ظفر

Clubb of Quality Content!

اولاد بڑھاپے کا سہارا ابقلم مصفہ ظفر

صبح کے پانچ بج رہے ہیں اور کچھ لوگ ابھی تک سو رہے ہیں۔ جب کہ سورج صدا دے رہا ہے کہ اٹھو اور دیکھو رب کی قدرت کو سب چرند پرند بھی اب اٹھ کر روزی کی تلاش میں نکل پڑے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تکریم صاحب سورہ یسین پڑھنے کے بعد کچن میں آتے ہیں اور اپنے لیے چائے کا کپ تیار کرتے ہیں۔ چائے کا کپ لیکر بالکونی میں موجود کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں اور چائے پینے لگتے ہیں۔ تکریم صاحب جن کی عمر ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔ بالکونی میں موجود گملے پر نظر پڑتی ہے جن پر پھول آکر مرجھا گئے ہیں۔ جیسے ان کی دیکھ بھال ہی کوئی نہیں کر رہا ہو۔ پرندوں کے چہچہانے کی آواز آرہی ہے۔ چائے ختم ہوتے ہی گھڑی دیکھتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں ایک چکر دکانوں کا لگا آؤ۔

کپڑے بدلے اور گھر کو لاک لگایا اور چل پڑے۔ رستے میں لوگ اپنے اپنے کام پر روانہ ہو رہے ہیں۔

بچے اسکول کو جا رہے ہیں۔ کوئی بچا روتا ہوا اسکول میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر تکریم صاحب کو اپنے بیٹے اور پوتے کے اسکول کے ابتدائی دن یاد آ جاتے ہیں۔۔ تنویر کا اپنے بابا کا ہاتھ پکڑے اسکول بیگ پہنے اسکول جانا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان خیالات کو جھٹکتے ہوئے تکریم صاحب آگے بڑھتے ہیں۔

"بابا تکریم! کیسے ہو؟"

"اللہ کا شکر ہے جس حال میں اللہ رکھے وہ حال اچھا ہے۔"

صبح صبح احسن جو اپنی دکان کھول رہا تھا راستے میں گزرتے تکریم صاحب پر نظر پڑی تو ان سے باتوں میں مشغول ہو گیا۔

"اور بتاؤ چچا بیٹا جو پردیس ہے وہ ٹھیک ہے آیا نہیں پاکستان ابھی۔"

"ابھی نہیں آیا اس کی فیملی ہی کچھ دنوں پہلے اس کے پاس ولایت چلی گئی ہے۔"

"اور آپ کیوں نہیں گئے۔"

"بیٹا اب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں ہماری کہاں عمر اب باہر کے ملکوں میں جانے والی، ہمیں ہمارا دیس ہی کافی ہے۔"

گاہک آتا ہے تو احسن اس سے بات کرنے لگ جاتا ہے۔اور تکریم صاحب بھی اپنی دکانوں کی طرف چلے جاتے ہیں

____

Clubb of Quality Content!

شام کا وقت ہوتے ہی سب اپنے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ دکانوں کو بند کرتے نظر آتے ہیں۔

تکریم صاحب بھی اپنے محلے میں داخل ہوتے ہیں تو چند لوگ سلام کرتے ہوئے گزر رہے تھے ۔ تکریم صاحب بھی سلام کا جواب دیتے گزر جاتے ہیں۔ایک میڈیکل سٹور میں روکتے ہیں جس سے ان کی کافی جان پہچان ہے۔کچھ دیر روک کر اس سے باتیں کیں۔اور پھر اپنی گلی میں داخل ہوتے ہیں اور اپنی جیب سے چابی نکال کر گھر کا دروازے کھولتے ہیں۔پہلے جب تکریم صاحب گھر آیا کرتے تھے تو پوتا پوتی بھاگ کر دروازہ کھولنے آیا کرتے تھے۔پر اب گھر خالی ہے تو کون آئے گا جو خوشی سے دروازہ کھولے۔یہ خوبصورت سا گھر جو 10 مرلے کا تھا۔ایک نظر مکان کو دیکھا سر اٹھا کر اور جیسے خود سے ہی سوال کیا۔

"کیا بڑا گھر اور دولت کی فراوانی کافی ہے اس زندگی میں خوش رہنے کے لئے ؟"

اور پھر سر جھٹک کر اندر داخل ہوئے۔

صوفے پر صبح کے کپڑے پڑے ہوئے ہیں اور سائیڈ ٹیبل پر کل رات اور صبح کی چائے کا کپ ویسے ہی ابھی تک پڑا ہے۔اب وہ گھر کی کون کون سی چیزوں پر دھیان دیں اوپر سے عمر بھی اب بڑھتی جارہی تھی یہ سب کام کہاں ہوتے تھے۔

فریج سے سالن نکال کر گرم کیا اور کھانا کھانے لگے۔

کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں موجود صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔پر دماغ میں ابھرتی پرانی یادیں جاگ اٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یادیں بھلا کسی کا ساتھ چھوڑتی ہیں کیا؟

جب تکریم صاحب اور ان کی بیگم جو ایک خوشگوار زندگی گزار رہے تھے۔پر ایک چیز کی کمی جو ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔وہ تھی اولاد۔

اولاد بڑھاپے کا سہارا۔

ماں باپ اپنی جوانی اولاد کو بہترین مستقبل دینے میں گزار دیتے تاکہ بیٹا بڑا ہو جائے تو ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنے۔اور وہ وقت جب تکریم صاحب اور ان کی بیگم نے ایک بچہ گود لیا۔کہ چلو اپنی اولاد سے اللہ نے نوازا نہیں تو کسی کو گود لے لیتے ہیں۔جو ہمارے مستقبل کا بھی سہارا بنے۔بھلا کمی کسی چیز کی نہیں تھی اچھا گھر اور اچھی خاصی دولت۔

پر کہتے ہیں نہ کہ سب کی آزمائش الگ ہے۔

وہ تنویر کی بہترین تربیت کرنا چاہتے تھے۔اچھے سکول کالج میں پڑھایا۔

Clubb of Quality Content!

ابھی تنویر جوان ہوا بھی نہ تھا کہ تکریم صاحب کی بیگم اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ وہ لمحہ تکریم صاحب کے لیے تکلیف دہ تھا۔ جب زندگی کے سفر میں چلنے والا ہمسفر چل ہے تو گھر میں موجود ہر چیز اس کی یاد دلاتی ہے۔ اس کا کچن میں کام کرنا، آنے سے پہلے کھانا بنانا، اور گھر کی ہر چیز کا خیال رکھنا۔ پر اب جب وہ نہیں رہی تو اس کی کمی تو محسوس ہوتی ہے۔ ایسی کمی کو کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ پر چلو اب یہ سہارا تو ہے نہ کہ تنویر ہے میرے ساتھ جو سہارا بنے گا میرا۔

کیا انسانوں سے امیدیں وابستہ کرنی چاہیے؟

یا اپنوں سے انسان کچھ زیادہ امیدیں لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔

شاید اپنوں کا ایک یہ ہی سہارا ہوتا ہے کہ وہ ہمارے دکھ سکھ میں ساتھ ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وقت گزرتا گیا۔اور تنویر بڑا ہو گیا۔اور شادی اس کی ایک اچھی جگہ کر دی گئی۔اور چند سالوں میں پوتا، پوتی کی رونق سے گھر پھر سے چہک اٹھا۔ان کو ساتھ لے جانا اور کافی وقت پوتا پوتی کے ساتھ گزارنا۔

کیا خوبصورت دن تھے۔

گھڑی کی طرف نظر پڑی تو دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے۔مطلب اب ان کے پوتا اور پوتی کا فون آنا تھا۔

ابھی ان سوچو میں ہی گم تھے کہ فون بجنے لگا۔دیکھا تو بیٹے کا فون تھا۔اٹھایا تو اس طرف سے ان کا چھوٹا ہوتا جو جوش و خروش سے سلام لینے اور دادا کو ساری رو داد سنانے میں مصروف تھا۔اس دوران دادا نے پوتے سے پوچھا

"تنویر کہاں ہے۔":

Clubb of Quality Content

"دادا وہ تو گھر نہیں ہے۔ ہر بار یہ کہہ کر وہ اپنی بات کرنا شروع ہو گیا۔"

چلو کوئی نہیں شاید اولاد جب بڑی ہو جائے تو والدین بوجھ ہی لگتے ہیں اولاد کو۔ فون بند ہوتا ہے اور تکریم صاحب بس سوچتے ہی رہ جاتے کیا ابھی کچھ ہو جانے یا ضرورت پر جانے کسی کی تو کون آئے گا۔ بھائی وہ دوسرے شہروں میں اپنی زندگی گزار رہے سب اپنی فیملی میں مصروف ہے۔

سکون کیا واقعی پیسوں میں ہے؟

انسان زندگی میں اپنے مطابق ہر چیز کو سیٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے چلو ایسے کر لیتا ہو تو مستقبل میں یہ کام آئے گا۔ پر سب انسان کی مرضی کے مطابق تو ہو نہیں سکتا۔ انسان تو نا جانے کس کس چیز کی پلاننگ کرتا ہے پر ویسا ہی ہو ممکن تو نہیں۔

انسان رشتے ہی شاید اس لیے بنتا ہے کہ وہ مشکل میں کام آ سکے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس وقت جب انسان کو ضرورت ہوتی ہے اپنوں کی اور تکریم صاحب اکیلے ہے۔ پھر خود کو سمجھانے والے انداز سے کہتے ہیں کہ باہر کام کی مصروفیات زیادہ ہو گی اس لیے بات نہیں ہوتی

۔

کیا پتا کسی دن اس کی کال آ ہی جائے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سونے کے لیے اپنا بستر سیٹ کرتے ہیں۔ اور لیٹ جاتے ہیں۔ دل تھا کہ عجب بے چینی میں مبتلا تھا۔ اور آنکھیں بند کر کے وہ دعائیں پڑھنے لگتے ہیں جو وہ رات کے وقت پڑھ کے سویا کرتے تھے۔

سردی کی یہ رات اور خاموشی سے جیسے خوف محسوس ہو رہا تھا.

رات کے دو بجے کے قریب ایک دم تکریم صاحب کے بائیں طرف کچھ بوجھ سا محسوس ہوا یوں کہ کوئی چیز کھینچی چلی جا رہی ہے۔

تکریم صاحب کے سامنے گھر والے جو شور سے اٹھنے لگے۔ کیسا شور تھا یہ

"پتہ نہیں یہ کون لوگ ہے خاور جو تکریم صاحب کے گھر کا دروازہ یوں کھول رہے ہیں۔ کہی کوئی چور نہ ہو۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے"

"نہیں یہ تو ان کا بھانجہ ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا ہوا"

وہ اپنے گھر کی کھڑکی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ کہ کچھ لوگ گھر کے دروازے کو پوری قوت سے توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

Clubb of Quality Content!

"بھائی آپ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں۔"

کھڑکی سے آتی آواز نے ان لوگوں کو اس طرف متوجہ کیا۔"اصل میں ماموں کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ انہوں نے مجھے فون کیا تھا۔ اب دروازہ نہیں کھول رہے۔ خیریت ہو بس"

ایک دم شور مچا چند لوگ مل کر ان کے گھر کا دروازہ کھول رہے تھے۔

اور ایک دم آواز آئی اور دروازے کا ایک حصّہ اس کے ساتھی نے توڑ دیا تھا۔دروازہ لکڑی کا تھا اس لیے ٹوٹ گیا۔

وہ اوپر کی منزل کی طرف بھاگے۔اور دیکھا کہ تکریم صاحب کا وجود بستر سے کچھ نیچے کی طرف لٹکا ہوا تھا۔روح تو کب کی جسم سے جدا ہو چکی تھی۔اور اس جگہ جا چکی تھی۔جہاں سے واپسی ممکن نہیں۔

اور یہ خبر کچھ ہی دیر میں ان کے بیٹے کو مل جاتی ہیں۔جو یہ سن کر ہی حیران رہ جاتا ہے۔کہ ابھی کچھ گھنٹے پہلے اس کے چھوٹے بیٹے سے باتیں کر رہے تھے۔اور اب یہ خبر۔

وقت تو ہاتھ سے نکل ہو چکا تھا۔اس نے سارا پتہ کروایا کہ کوئی سیٹ ہی مل جائے پاکستان جانے کے لیے پر اس کو اس دن کی اور اس سے اگلے دن کی کوئی سیٹ نہ مل سکی۔۔۔

اور پاکستان تکریم صاحب کے بھانجے ان کو گھر لے آئے۔۔۔

زندگی نے ساتھ چھوڑ تو بیٹا پاس نہ تھا۔موت کہاں یہ سب دیکھتی ہے۔

عائشہ گلی میں چند گھنٹے پہلے ہونے والے شور سے اٹھ جاتی ہے۔ فجر کا وقت قریب تھا۔ فجر کی اذانیں ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اذان کے مکمل ہوتے ہی وہ وضو کر کے نماز ادا کرتی ہے۔ اور پھر قرآن کھولتی ہیں جہاں سے کل چھوڑا تھا وہ نشان دیکھتی ہے۔ آج اس نے سورہ لقمان کی آیات نمبر 33 سے پڑھنا تھا۔ وہ اب ساتھ ترجمہ پڑھنے کی بھی کوشش کرتی تھی۔

اس نے ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔

ترجمہ: "اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے اور خوف کرو اس دن سے جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی کوئی بیٹا کچھ کام آئے گا اپنے باپ کے۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، سو فریب میں نہ ڈال دے تمہیں دنیا کی زندگی۔ اور فریب میں نہ ڈال دے تمہیں اللہ کے بارے میں، فریب دینے والا۔"

اب اگلی آیت پڑھنے لگتی ہیں۔

"بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔اور وہی بارش برساتا ہے،اور وہی جانتا ہے کہ (ماؤں کے)رحم میں کیا ہے۔اور کوئی ذی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا۔اور کوئی ذی نفس نہیں جانتا کے اسے کسی زمین پر موت آنی ہے۔بیشک اللہ بہت زیادہ جاننے والا اور بہت باخبر ہے۔"

عجب کھیل یہ زندگانی ہے

کہیں خوشی کہیں پریشانی ہے

کوئی چیز بھی تو یہ اپنی نہیں

حقیقت میں ہر شے بیگانی ہے

کہیں ساز خوشیوں کے بجتے رہیں

کہیں پر غموں کی کہانی ہے

ساتھ جائے گا تیرا عمل ہی فقط

Clubb of Quality Content

باقی ہر شے یہیں چھوڑ جانی ہے

جدا روح ہو جائے گی جسم سے

گھڑی ایک ایسی بھی آنی ہے

جہاں پر صبح و شام تھی رونقیں

دیکھ لو اب وہاں ویرانی ہے

جو آیا اسے جانا اک دن ضرور

بات ازلوں سے یہ تو پرانی ہے

صدا بادشاہی خدا کے لیے ہے

نہ رہتی حسن اور جوانی ہے

نہ خوف خدا ہے نہ فکر حشر

کس قدر یہ ہماری نادانی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہمیں تندرستی ملی ہے جو یوسف

خدا کی بڑی مہربانی ہے۔

~محمد یوسف (دادا جان)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: